سیرتِ امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

20-February-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه   وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه   وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا بِهَا مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِهَا حَتّٰى يُبَلِّغَنِيْهَا

یعنی جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور ایک فرشتہ اس دُرودِ پاک کو مجھ تک پہنچانے پر مُقَرَّر رہے۔(معجم کبیر، ۱۳۴/۸،رقم:۷۶۱۱)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!   صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے!اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ"مسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

---

[1] ...معجم کبیر، ۱۸۵/۶،حدیث:۵۹۴۲

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِنْ شَآءَ اللّٰہ آج ہم ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں اللہ پاک کے ولی، زبردست عالم اور مُحدِّث حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرتِ مبارکہ کے چند ایمان افروز پہلوؤں سے متعلق سنیں گی۔ اے کاش! سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آیئے! آپ کی سیرت کا بڑا ہی دلچسپ واقعہ سنتی ہیں، چنانچہ

امامِ وقت کے دیدار کی تڑپ

حضرت امام احمد بن حَنْبَل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پوتے حضرت زُہَیْر بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد (حضرت صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ایک مرتبہ جب میں گھر آیا تو معلوم ہوا! میرے والدِ محترم حضرت امام احمد بن حَنْبَل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بڑی شدّت سے میرا انتظار کر رہے

تھے، میں فوراً حاضرِ خدمت ہوا اور عرض کی: اے میرے والدِ محترم! کیا آپ میرا انتظار کر رہے ہیں؟ فرمایا: ہاں! تمہاری غیر موجودگی میں ایک شخص مجھ سے ملنے آیا تھا، میری خواہش تھی کہ تم بھی اسے دیکھ لیتے لیکن اب تو وہ جا چکا ہے۔ چلو! میں تمہیں اس کے متعلق کچھ بتا دیتا ہوں۔ آج دوپہر کے وقت میں گھر میں تھا کہ دروازے پر کسی کے سلام کرنے کی آواز سنائی دی، میں نے دروازہ کھولا تو سامنے ایک مسافر تھا جس نے جوڑ لگا ہوا جُبَّہ پہنا ہوا تھا۔ جُبّے کے نیچے قمیص پہنی ہوئی تھی، نہ تو اس کے پاس سفر کا سامان رکھنے کا تھیلا تھا، نہ ہی پانی پینے کے لئے کوئی برتن۔ سورج کی تیز دھوپ نے اس کا چہرہ جھُلسا دیا تھا۔ میں نے (سلام کا جواب دے کر) فوراً اسے اندر بلایا اور پوچھا: تم کہاں سے اور کس حاجت کے تحت آئے ہو۔ کہنے لگا: حضور! میں مشرقی وادیوں سے آیا ہوں، میری دِلی خواہش تھی کہ اس علاقے میں حاضری دوں، اگر یہاں آپ کا مکان نہ ہوتا تو ہرگز یہاں نہ آتا۔ میں صرف آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ میں نے کہا: تم اتنی شدید گرمی میں اکیلے غربت کے عالَم میں سفر کی تکلیفیں برداشت کرکے صرف مجھ سے ملاقات کے لئے آئے ہو؟ کہا: جی حضور! مجھے آپ کی زیارت کا شوق یہاں تک لے آیا ہے، اس کے علاوہ میرا یہاں آنے کا کوئی اور مقصد نہیں۔ مسافر کی باتیں سن کر میں بہت حیران ہوا اور دل میں کہا: میرے پاس نہ تو درہم ہیں نہ ہی دینار کہ میں اس غریب مسافر کی مدد کرتا۔ اس وقت میرے پاس صرف چار (4) روٹیاں تھیں میں نے اسے دیتے ہوئے کہا: اے بندۂ خدا! میرے پاس درہم و دینار (یعنی دنیاوی مال و دولت) نہیں ورنہ ضرور تمہیں دیتا، صرف یہ چار (4) روٹیاں میں نے کھانے کے لئے رکھی تھیں، تم یہ قبول کرلو۔ مسافر نے کہا: حضور! آپ کے دِیدار کا شربت پی لیا اب مجھے درہم و دینار (دنیاوی مال و دولت) کی فکر نہیں، باقی رہا روٹیوں کا معاملہ تو اگر میرا ان روٹیوں کو لے لینا آپ کی خوشی کا باعث ہے تو بَرَکت حاصل کرنے کی نِیَّت سے لے لیتا ہوں۔

میں نے کہا: اگر تم یہ روٹیاں قبول کر لوگے تو مجھے دلی خوشی ہو گی۔ مسافر نے وہ روٹیاں لیں اور کہا: حضور! مجھے اُمید ہے کہ آپ کی دی ہوئی روٹیاں مجھے اپنے شہر تک کافی ہیں۔ اللہ کریم آپ کی حفاظت فرمائے۔ پھر وہ میرے ہاتھوں کو چوم کر واپسی کی اجازت طلب کرنے لگا۔ میں نے اسے روانہ کیا اور کہا: جاؤ! میں نے تمہیں اللہ کریم کے حوالے کیا۔ پھر وہ رُخصت ہو گیا، میں باہر کھڑا اسے دیکھتا رہا یہاں تک کہ وہ میری نظروں سے غائب ہو گیا۔ حضرت صالح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے والد اکثر اس مسافر کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ (عیون الحکایات، ص ۳۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اوصاف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت میں کروڑوں حَنبلیوں کے عظیم رہنما حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے کئی دلنشین اَوصاف بیان ہوئے ہیں، مثلاً ☆ **آپ** وہ عظیم ہستی ہیں جن کی اولاد بلکہ اولاد کی اولاد بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بے حد تعظیم و توقیر کرتی تھی۔ ☆ اپنی اولاد سے بہت مَحبَّت فرماتے تھے۔ ☆ اپنی اولاد کو ترغیب کے لئے اچھی اچھی باتیں بتاتے تھے۔ ☆ بے سہارا لوگوں کا سہارا تھے۔ ☆ **آپ** زمانے کے بہت بڑے ولی اور مشہور مُحدِّث ہونے کے باوجود غریبوں کو کم تر سمجھنے کے بجائے جان پہچان نہ ہونے کے باوجود بھی انہیں غیر معمولی حیثیت دیتے تھے۔ ☆ **آپ** دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے مسافروں سے آتے ہی عجیب و غریب سُوالات کرنے کے بجائے ان کی خیر خیریت پوچھتے تھے۔ ☆ آپ کا شمار ان عظیم اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں ہوتا ہے جن کی مبارک زندگی میں ہی ہر طرف آپ کی شہرت و عظمت کے ڈنکے بجتے تھے۔ ☆ **آپ** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے

زمانے کے لوگ علم رکھنے والوں کی صحیح معنیٰ میں قدر کرنے والے اور اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے سچی عقیدت و مَحَبَّت رکھنے والے تھے۔☆ آپ سے مَحَبَّت رکھنے والے آپ کے شہر مبارک سے بھی مَحَبَّت کرتے تھے۔☆ **آپ** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دورِ مبارک میں شدید گرمی اور جُھلسانے والی دُھوپ میں بھی لوگ دور دراز کے علاقوں سے صرف و صرف آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دیدار کے جام پینے کے لئے آپ کی مقدس بارگاہ میں حاضری دیا کرتے تھے۔☆ **آپ** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا سینۂ مبارک اُمّتِ محبوب کی خیر خواہی کے جذبے سے سرشار تھا۔☆ ہمیشہ دوسروں کا فائدہ چاہتے تھے۔☆ غریبوں کی مالی مدد نہ کرسکنے کے سبب غمگین ہوجاتے تھے۔☆ راہِ خدا میں خرچ کرنے کے معاملے میں کبھی بھی کنجوسی کا مظاہرہ نہی کرتے تھے۔☆ **آپ** کی ذات میں تَوَکُّل و قناعت جیسی خوبیاں رَچ بس چکی تھیں۔☆ **آپ** کے زمانے والے بھی انہی عمدہ خوبیوں سے مالا مال تھے۔☆ اپنے حصے کی روٹیاں بھی غریبوں پر صدقہ کردیا کرتے تھے۔☆ **آپ** کی بارگاہ میں جب کوئی حاجت مند آتا تو کبھی خالی ہاتھ نہ جاتا۔☆ غریبوں اور محتاجوں کے دلوں میں خوشی داخل فرماتے اور ان کی دِلجوئی بھی کیا کرتے تھے۔☆ حاجت مندوں کو اتنا عطا کردیتے تھے کہ پھر اپنے شہر تک پہنچنے میں انہیں بے فکری ہوجاتی تھی۔☆ **آپ** کی ذات بلکہ آپ کی عطا کردہ چیزوں کو لوگ اپنے لئے بَرَکت کا ذریعہ سمجھتے تھے۔☆ **آپ** اپنی بارگاہ میں آنے والوں کو خصوصی دعاؤں کے سائے میں رُخصت کیا کرتے تھے۔☆ **آپ** کچھ دیر بھی اپنی صحبت پالینے اور مَحَبَّت رکھنے والوں کو ہمیشہ یاد رکھتے تھے۔☆ الغرض آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شخصیت بے شمار خوبیوں کا مجموعہ تھی۔ اللہ کریم ہمیں بھی اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن خصوصاً **حضرت امام احمد بن حنبل** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سچی پکی عقیدت و مَحَبَّت نصیب فرمائے، ہمیں بھی دردِ اُمّت اور تَوَکُّل و قناعت کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی ہم نے حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت کے تعلق سے ایک ایمان افروز واقعہ اور آپ کے مبارک اوصاف کا ذکرِ خیر سنا۔ ہم حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت کے متعلق مزید بھی واقعات و نکات سنیں گی مگر اس سے پہلے ان کا تعارف سنتی ہیں:

تعارُفِ امام احمد بن حنبل

☆ آپ کی کنیت ابوعبدُاللہ نام احمد بن حنبل ہے، ☆ آپ رَبِیْعُ الاوّل 164 ہجری میں بغداد میں پیدا ہوئے، ☆ آپ خالص عَرَبی تھے، ☆ بچپن میں ہی آپ کے والدِ ماجد وفات پاگئے تھے، ☆ آپ کی والدۂ ماجدہ نے آپ کی پرورش کی اور آپ کی تربیت فرمائی، ☆ آپ نے ابتدائی تعلیم بغداد میں ہی حاصل فرمائی، ☆ آپ 15 سال کی عمر میں علمِ حدیث کی طرف راغب ہوئے، ☆4 سال تک مُحَدِّثِ بغداد، حضرت امام ہُشَیْم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں رہے، ان کے انتقال کے بعد دیگر شہروں مثلاً کوفہ، بصرہ، یمن، شام، مکے اور مدینے کا سفر فرمایا، ☆حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو عِلْمِ دین حاصل کرنے کا اس قدر شوق تھا کہ خود فرماتے ہیں: ”جب میں صبحِ صادق کے وقت علمِ حدیث حاصل کرنے کے لیے نکلتا تو والدہ میرے کپڑوں کو پکڑ کر روکتیں اور فرماتیں: جب اذان ہو جائے پھر جانا یا جب صبح ہو جائے تب جانا“، ☆ آپ کو علمِ حدیث حاصل کرنے کا اس قدر شوق تھا کہ آپ نے شادی اور روزی کمانے کے تمام معاملات کو چھوڑ کر صرف علمِ دین حاصل کرنے پر خصوصی توجہ دی حتّٰی کہ 40 سال کی عمر کے بعد نکاح فرمایا۔ (تھذیب مناقب الامام احمد بن حنبل، ص ۳۳ ملخصاً) ☆ آپ نے دورانِ طالب علمی 5 حج کیے جن میں

سے 3 حج پیدل فرمائے۔ (تھذیب التھذیب، رقم:۱۰۶، احمد بن محمد بن حنبل ۔۔الخ، ۹۸/۱)☆ 12 ربیع الاوّل کو 241 ہجری میں آپ کا انتقال ہوا۔ (تھذیب مناقب الامام احمد بن حنبل، ص ۲۶۲، ملخصاً)☆230 سال بعد حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قبر کے پہلو میں قبر کھودی گئی، قبر کا ایک حصّہ کھل گیا، دیکھا گیا، جسم تو جسم کفن تک سلامت تھا۔(تھذیب التھذیب، رقم: ۱۰۶، احمد بن محمد بن حنبل ۔۔الخ، ۱۰۰/۱)☆ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نمازِ جنازہ کے وقت بیس ہزار (20000) غیر مسلم دامنِ اسلام سے وابستہ ہوگئے تھے۔(سیر اعلام النبلاء، رقم: ۱۸۷۶، احمد بن حنبل، ۵۳۸/۹) چالیس ہزار (40000) احادیث کی کتاب **"مسندِ امام احمد بن حنبل"** آپ کی ہی تالیف ہے۔(البدایہ والنہایہ، ۳۴۰/۷، ملخصا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک اپنے بندوں کو جن نعمتوں سے نوازتا ہے، اُن میں سے ایک **"قوت حافظہ"** یعنی یاد رکھنے کی صلاحیت بھی ہے۔ جس کے ذریعے انسان دنیا بھر کی معلومات کو اپنے دماغ میں آسانی سے محفوظ کرلینے پر قدرت پالیتا ہے اور اِس سے بھرپور فائدہ اٹھاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا شمار بھی اُنہی خوش نصیبوں میں ہوتا ہے، جنہیں اللہ پاک نے ولی بنانے کے ساتھ ساتھ یادرکھنے کی صلاحیت یعنی مضبوط قوت حافظہ سے سَرفراز فرمایا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بارگاہِ الٰہی سے ملنے والی اس شاندار نعمت اور بے مثال ذہانت کے ذریعے ہزاروں احادیثِ مبارَکہ کو اپنے دل و دماغ میں محفوظ کرلیا تھا۔ جس کی شاندار مثال ہزاروں حدیثوں کا مجموعہ **مسندِ امام احمد بن حنبل** ہے۔ آیئے! حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قوتِ حافظہ کے تعلق سے چند دلنشین واقعات سنتی ہیں، چنانچہ

اُستاد کی تمام باتوں کو ذہن میں محفوظ کرلیا

حضرت ہُشَیْم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پہلے اُستاد ہیں ، آپ ایک عرصے تک حضرت ہُشَیْم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبتِ بابرکت میں رہتے ہوئے علمِ دین حاصل فرماتے رہے۔ جس وقت حضرت ہُشَیْم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا انتقال ہوا اس وقت آپ کی عمرِ مبارک بیس(20) سال تھی اور جو کچھ آپ نے اپنے استادِ محترم سے سنا تھا وہ تمام کا تمام آپ نے اپنے ذہن میں محفوظ فرمالیا تھا چنانچہ

آپ خود فرماتے ہیں: جب میں بیس(20) سال کا تھا تو حضرت ہُشَیْم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا انتقال ہوگیا، میں نے آپ سے سُنی ہوئی تمام باتوں کو اپنے ذہن میں محفوظ کرلیا تھا۔
(سیر اعلام النبلاء، رقم: ۱۸۷۶، احمد بن حنبل، ۴۳۹/۹)

جو سنتے یاد فرمالیتے تھے

حضرت سعید بن عَمْرو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت امام ابوزُرْعَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: اے ابو زُرْعَہ ! آپ کا حافظہ زیادہ مضبوط ہے یا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا؟ ارشاد فرمایا: امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا حافظہ مجھ سے زیادہ مضبوط ہے۔ حضرت سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: آپ کو کیسے مَعلوم ہوا؟ فرمایا: میں نے ان کی کتابیں دیکھی ہیں، ان کے شروع میں جو احادیثِ مبارکہ انہوں نے بیان کی ہیں ان کے روایت کرنے والوں کے نام ذکر نہیں کئے گئے، یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ حدیثِ مبارکہ کا جو حصہ سُن لیتے ہیں اسے اپنی یادداشت میں محفوظ فرمالیتے ہیں اور یہ میرے بس سے باہر ہے۔(سیر اعلام النبلاء، رقم: ۱۸۷۶، احمد بن حنبل، ۴۴۰/۹)

ہزاروں حدیثیں یاد فرمالیا کرتے

حضرت امام ابوزُرعہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے ایک روز حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کے صاحبزادے حضرت عبدُاللّٰہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه سے ارشاد فرمایا: آپ کے والد حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه ہزاروں احادیث یاد فرمالیا کرتے تھے۔(سیر اعلام النبلاء، رقم:۱۸۷٦، احمد بن حنبل، ۹/۴۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ! آپ نے سُنا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کا حافِظہ کتنا شاندار تھا، آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے کم عمر ہی میں ہزاروں اَحادیثِ کریمہ کو یاد فرمالیا بلکہ اُن حدیثوں کو روایت کرنے والے اکثر بُزرگوں کے ناموں کو بھی یاد کرلیا، بِلا شُبہ یہ اللہ پاک کے خاص فَضْل و اِحسان اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّم کے خصوصی فیضان کا کمال تھا کہ لوگ آپ کی قُوَّتِ حافظہ کی تعریف کیا کرتے تھے، جبکہ آج ہمارے حافِظے کمزور (Weak) ہوتے جارہے ہیں، ہمیں تو گزرے ہوئے کَل کی معمولی باتیں بھی یاد نہیں رہتیں، عیسوی مہینے اور اُن کی تاریخیں تو یاد رہتی ہیں مگر افسوس! اسلامی مہینوں اور اُن کی تاریخوں سے بے خَبر رہتی ہیں، چیزوں کے حِساب کتاب میں اَکثر پریشانی کا شکار ہوجاتی ہیں، نمازوں کی رَکْعات بھول جاتی ہیں کہ کتنی پڑھ لیں اور کتنی باقی رہ گئیں، کسی کِتاب یارِسالے کو کئی کئی بار پڑھ لینے کے باوُجود بھی اُس کے مَضامین یا مسائل ہمارے دل و دماغ میں محفوظ نہیں ہوپاتے۔ بہرحال اگر ہم اپنے حافِظے کو مضبوط بنانا چاہتی ہیں، بُھولنے کی بیماری سے نجات پانا چاہتی ہیں، حافِظے کو مضبوط بنانے کے طریقے جاننا چاہتی ہیں اور بُھولنے کی بیماری پیدا کرنے والے اَسباب کے بارے میں معلومات حاصِل کرنا چاہتی ہیں تو اِس کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کِتاب **"حافِظہ کیسے مضبوط ہو؟"** کا مُطالَعہ فرمایئے۔

حافظہ مضبوط کرنے کا آسان وظیفہ

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دُرُودِ پاک کی فضیلت نقل فرماتے ہیں: اگر کسی شخص کو نسیان یعنی بھول جانے کی بیماری ہو تو وہ مغرب اور عشاء کے درمیان اس دُرودِ پاک کو کثرت سے پڑھے، **اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْکَامِلِ وَعَلٰی اٰلِہٖ کَمَا لَا نِھَایَۃَ لِکَمَالِكَ وَعَدَدَ کَمَالِہٖ** اِنْ شَآءَ اللہ حافظہ قَوِی (یعنی مضبوط) ہو جائے گا۔ (مَدَنی پنج سورہ، ص۱۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دِین کی خاطر جان، مال اور گھر بار وغیرہ کی قربانیاں دینے اور آزمائشوں کا مقابلہ کرنے کا سلسلہ بڑا پُرانا ہے۔ چنانچہ جب انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور علمائے دِین نے اپنے اپنے منصب کے مطابق دِینِ متین کی تبلیغ کا کام شروع کیا تو پھولوں کی پتّیوں یا ہاروں کے ساتھ اِن کا اِسْتِقْبال نہیں کیا جاتا تھا بلکہ اِس اِحْسان کے بَدلے میں اُن پر ظُلْم و سِتَم کے پہاڑ توڑے گئے، آرے سے چیرا گیا، قَیْد و بَنْد کی تکلیفیں دی گئیں، جِسْم کی کھالیں تک کھینچ لی گئیں، ننگی پیٹھ پر کوڑے برسائے گئے، مذاق اُڑایا گیا، شہروں سے نکالا گیا، کھولتے ہوئے تیل میں ڈالا گیا، گرم ریت پر گھسیٹا گیا، تیر و تلوار اور نیزوں سے جسموں کو چھلنی کیا گیا، حتّٰی کہ اِس راہ میں کئی ہستیوں نے تو جامِ شہادت بھی پیا۔ الغرض ان حضرات نے دِین کی خاطر اس قدر تکلیفیں برداشت کیں کہ جب ہم ان کے بارے میں سنتی ہیں تو بدن پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے، دل اُداس ہو جاتا ہے، آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ کروڑوں حنبلیوں کے عظیم رہنما حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا شمار بھی اُنہی اَولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں ہوتا ہے جنہوں نے دِین کی خاطر

بہت زیادہ قربانیاں دیں اور انہیں بھی راہِ خدا میں طرح طرح کی شدید ترین تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا، چُنانچہ

کوڑے کی ہر ضَرب پر مُعافی کا اعلان

ایک موقع پر عبّاسی خلیفہ مُعْتَصِمْ بِاللّٰہ کے حکم پر جلّاد، حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی پیٹھ پر باری باری کوڑے برسانے لگے، جس سے مُقدّس پیٹھ خون سے رنگین ہوگئی اور کھال مبارَک اُدھڑ گئی، اِسی دوران آپ کا پاجامہ شریف سَرَکنے لگا تو بارگاہِ الٰہی میں دعا کی: اے اللّٰہ پاک! تُو جانتا ہے کہ میں حق پر ہوں، مجھے بے پردَگی سے بچالے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پاجامہ شریف مزید سَرَکنے سے رُک گیا اور پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بے ہوش ہوگئے۔ جب تک ہوش قائم تھا کوڑے کی ہر چوٹ پر فرماتے: میں نے مُعتَصِم بِاللّٰہ کا قُصور مُعاف کیا۔ بعد میں لوگوں نے جب آپ سے اِس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: مُعتَصِم بِاللّٰہ، حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا جان حضرت عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اولاد میں سے ہے۔ مجھے اس بات سے شَرم آتی ہے کہ قِیامت کے دن کہیں یہ نہ کہہ دیا جائے کہ "احمد بن حنبل نے نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا جان کی اولاد کو مُعاف نہیں کیا"۔

حضرت فضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو مسلسل اٹھائیس (28) مہینے (یعنی سوا دو سال سے زائد) قید میں رکھا گیا، اِس دَوران آپ پر ہر رات کوڑے برسائے جاتے یہاں تک کہ آپ پر بیہوشی طاری ہوجاتی، تلوار کے زَخم لگائے گئے، پاؤں تلے رَوندا گیا۔ مگر مرحبا! استقامت! مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹنے کے باوُجُود آپ ثابِت قدم رہے۔

حضرت علامہ حافِظ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ محمد بن اسمٰعیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے نَقْل کرتے ہیں: حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو 80 کوڑے ایسے مارے گئے کہ اگر ہاتھی کو مارے جاتے تو وہ بھی چیخ اُٹھتا!

مگر واہ رے صبر امام !۔ (فیضانِ سنت، ۱/۴۱۴، ۴۱۵)

منقول ہے: جب آپ کو مارا گیا اور ظلم و ستم ڈھائے گئے تو آپ ثابت قدم رہے۔ جس کی وجہ سے مشرق و مغرب والوں کے پسندیدہ بن گئے۔ آپ ہمیشہ لوگوں کی نگاہوں میں باعزت رہے یہاں تک کہ جب لوگ آپ کو دیکھتے تو گویا وہ کسی شیر کو دیکھ رہے ہوتے۔ (الروض الفائق، ص ۲۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ مشہور مُحَدِّث اور ولی حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پر کیسی کیسی سخت آزمائشیں آئیں مگر آپ نے رونے دھونے، چیخنے چلانے، شکوے شکایات، بے صبری اور ناشکری کرنے کی بجائے صبر و رضا کا دامن تھامے رکھا اور ربِّ کریم کی رضا پر راضی رہے۔ اس لئے کہ انہیں معلوم تھا کہ مصیبتوں اور آزمائشوں کا آنا تکلیف کا سبب نہیں بلکہ رحمت و سعادت کا سبب ہے، مصیبت میں مُبْتَلا فرد سے اللہ پاک بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے، مصیبت میں مُبْتَلا ہونے والی کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، آزمائش میں مُبْتَلا فرد کو اللہ پاک بے حساب عطا فرماتا ہے اور مصیبت چھپانے والی کو بارگاہِ الٰہی سے مغفرت کا پروانہ عطا کیے جانے کی خوشخبری ہے۔ لہٰذا ہمیں یہ ذہن بنانا چاہیئے کہ چاہے کتنی ہی مصیبتیں آپڑیں، آزمائشوں کے طُوفان ہمیں ڈرانے کی کوشش کریں، پریشانیوں کا سیلاب آجائے اور بیماریاں ہر طرف سے گھیر اڈال دیں تب بھی حرفِ شکایت زبان پر ہرگز نہ آئے بلکہ ان پر صبر کر کے اس کے بدلے میں ملنے والے ثواب کے تصور میں یوں گم ہو جائیں کہ تکلیف کا احساس تک باقی نہ رہے۔ یہ بھی معلوم ہوا! حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک زبردست عاشقِ رسول بھی تھے، مُعْتَصِم بِاللّٰہ کو صرف اس لئے معاف کر دیا کہ وہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھنے والے یعنی آپ کے چچا جان حضرت عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اولاد میں سے تھا۔ غور کیجئے! جو حضورِ پاک

صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے تعلق رکھنے والوں کی اولاد کا اس قدر احترام کرتا ہو بھلا وہ حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کس قدر عشق و مَحبَّت کرتا ہو گا، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی حضور پاک صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ کی اولادِ پاک، آپ کے صحابہ، آپ کے اہلِ بیت رِضۡوَانُ اللہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن بلکہ آپ سے تعلق و نسبت رکھنے والی ہر ہر چیز کا ادب و احترام کریں اور ایسا ماحول اختیار کریں جہاں ہمیں عشقِ رسول کا جام ،ان ہستیوں کی مَحبَّت اور ان کا ادب و احترام گھول گھول کر پلایا جائے۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حَنبلی مَسۡلَك کے مشہور بزرگ حضرت امام احمد بن حنبل رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی سیرتِ مبارکہ کا ایک روشن پہلو یہ بھی ہے کہ آپ کو عباداتِ الٰہی مثلاً نماز، روزوں اور تلاوتِ قرآن سے بے حد مَحبَّت تھی۔ عباداتِ الٰہی سے آپ کی مَحبَّت واُلفت کا یہ عالم تھا کہ کوڑوں کی خطرناک اور دردناک سزا کو برداشت کرنے کے بعد بھی آپ کے حوصلے بلند تھے اور کثرت سے نوافل ادا کرنا آپ کے مبارک معمولات میں شامل تھا۔ آیئے! حضرت امام احمد بن حنبل رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے ذوقِ عبادت کے تعلق سے بزرگانِ دین رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کے تاثرات سنتی ہیں، چنانچہ

حضرت امام احمد بن حنبل رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا ذوقِ عبادت

حضرت اِدریس حداد رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت امام احمد بن حنبل رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کو ہمیشہ نماز پڑھتے، تلاوتِ قرآن کرتے یا کوئی کتاب پڑھتے دیکھا اور کبھی کسی دُنیوی معاملے میں مشغول نہ پایا۔ جب ان کاموں میں شدّت آجاتی تو ایک، دو یا تین دن تک کچھ نہ کھاتے۔ جب اپنے گھر والوں کو دیکھتے تو پانی پی لیتے جس سے وہ سمجھتے کہ آپ کا پیٹ بھرا ہوا ہے۔

آپ کے بیٹے حضرت عبدُاللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے والدِ محترم ہر رات ایک منزل قرآنِ حکیم پڑھتے اور سات دن میں قرآنِ مجید ختم فرماتے پھر صبح تک کھڑے ہو کر عبادت کرتے رہتے۔ آپ ہر دن تین سو(300) رکعت نماز ادا کرتے تھے۔ جب آپ پر کوڑے برسائے گئے تو آپ کمزور پڑ گئے۔ اور پھر ہر دن ایک سو پچاس(150) رکعت ادا فرماتے تھے۔ آپ تین(3) بار سکون میں آتے اور تین(3) بار آپ کی چیخ بلند ہوتی۔ (حلیۃ الاولیاء، الامام احمد بن حنبل، ۹/۱۹۲، رقم: ۱۳۶۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ مشہورِ زمانہ بزرگ حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کس قدر عبادت کیا کرتے تھے۔ اب ذرا ہم اپنا احتساب کریں کہ ہمیں نماز، روزوں اور تلاوتِ قرآن سے کتنی مَحَبَّت ہے۔ نماز کی اَہَمِّیَّت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سے سب سے پہلے نماز دیکھی جائے گی اگر وہ کامل پائی گئی تو وہ بھی اور اس کے سارے اعمال بھی قبول ہوں گے اور اگر اس میں کمی ہوئی تو وہ بھی اور دیگر سب اعمال بھی مردود ہو جائیں گے۔ (موطا امام مالک، کتاب قصر الصلاۃ فی السفر، باب جامع الصلاۃ، ۱/۱۶۹، حدیث: ۴۲۸ بتغیر)۔ نَفْل روزے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا: جس نے ایک دن کا نَفْل روزہ رکھا اللہ پاک اُسے دوزخ سے اتنا دُور کر دے گا جتنا زمین و آسمان کا درمیانی فاصلہ ہے۔ (معجم کبیر، ۱۷/۱۲۰، حدیث: ۲۹۵) اور تلاوتِ قرآن کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: میری اُمَّت کی افضل عبادت تلاوتِ قرآن ہے۔ (شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ۲/۳۵۴، حدیث: ۲۰۲۲)

مگر افسوس! ہم ان عبادات سے غافل رہتی ہیں، ہمارا اکثر وقت سہیلیوں کی بیٹھکوں، فضول قصے کہانیاں پڑھنے اور فضول تبصروں میں گزر جاتا ہے، اذانیں ہو جاتی ہیں، نمازوں کے اوقات رُخصت

ہو جاتے ہیں، مگر افسوس! کئی اسلامی بہنیں نفل نماز مثلاً تَہَجُّد، اوّابین، اِشراق وچاشت، صَلٰوۃُ التَّوْبَہ اور دیگر مبارک راتوں کے نوافل پڑھنا تو دُور کی بات ہے فرض نمازوں کی ادائیگی کے لئے بھی تیار نہیں ہوتیں۔ نماز کی دعوت دی جائے تو جواب ملتا ہے: جمعہ سے پڑھیں گی، حج یا عمرہ کرلیں پھر پڑھیں گی، کپڑے یا بدن ناپاک ہے وغیرہ۔ اسی طرح قرآنِ پاک پڑھنے، سیکھنے، اس کو سمجھنے اور عمل کرنے کے بجائے مسجدوں میں رکھوا دیا جاتا ہے، جن کو پڑھنا آتا بھی ہے تو حالت یہ ہے کہ سالوں گزر جاتے ہیں مگر انہیں اس پیاری کتاب کو کھول کر دیکھنے کی فُرصت تک نہیں ملتی، اسے اب اِیصالِ ثواب کا ذریعہ بنالیا گیا ہے یا ختم دلانے وغیرہ تک مَحدود کر دیا گیا ہے۔ یوں ہی مُحَرَّم، رجب، شعبان اور شوّال میں بھی نفل روزے رکھنے کا بہترین موقع ہوتا ہے مگر ان مہینوں میں بھی روزے رکھنے والیوں کی تعداد بہت ہی کم ہے، افسوس کی بات تو یہ ہے کہ اب تو ماہِ رَمَضان جیسے مقدّس اور برکتوں والے مہینے کے فرض روزے رکھنے کا رُجحان بھی تیزی کے ساتھ دم توڑتا دکھائی دے رہا ہے۔

بہر حال اگر ہم چاہتی ہیں کہ ہمارے اندر بھی فرض عبادات کے ساتھ ساتھ نفل عبادات کا ذوق و شوق بیدار ہو جائے، عبادات میں ہماری سُستیاں ختم ہو جائیں، ہم نمازوں کی پابندی کرنے والی بن جائیں، نفل روزوں کی تحریک ہمارے اندر پیدا ہو جائے، روزانہ تلاوتِ قرآن کرنے کی سعادت پر استقامت نصیب ہو جائے تو آیئے! نمازی بناؤ تحریک، نفل روزوں کی تحریک، فیضانِ قرآن سے فیض یاب کرنے والی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آجایئے، دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کیجئے۔ ذیلی حلقے کے مَدَنی کام کیجئے، اور مَدَنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے روزانہ غور و فکر کیجئے۔ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مرید ہو جایئے، ان نیک کاموں میں مشغولیت کی بَرَکت سے آپ اپنے اندر حیرت انگیز تبدیلیاں محسوس کریں گی۔ اِنْ شَآءَ

اللہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تقویٰ و پرہیزگاری اللہ پاک کی بہت عظیمُ الشان نعمت ہے، قرآنِ کریم اور احادیثِ رسول میں کئی مقامات پر تقویٰ اور مُتَّقِی لوگوں کے فضائل بیان ہوئے ہیں، چنانچہ

(1)...اللہ پاک کی بارگاہ میں عزت والا وہ ہے جو مُتَّقِی ہے۔(حجرات:۱۳)(2)...اللہ پاک مُتَّقِی لوگوں کے ساتھ ہے۔(بقرہ:۱۹۴)(3)...اللہ پاک مُتَّقِی لوگوں کو پسند فرماتا ہے۔(اٰل عمران:۷۶)(4)...جنت مُتَّقِی لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔(اٰل عمران:۱۳۳)(5)...قیامت کے دن مُتَّقِی لوگوں کو مہمان بناکر اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر کیا جائے گا۔(مریم:۸۵)(6)...مُتَّقِی لوگوں کے لئے اللہ پاک کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔(قلم:۳۴)(7)...اللہ پاک مُتَّقِی لوگوں کا مدد گار ہے۔(جاثیہ:۱۹)(8)...مُتَّقِی لوگ قیامت کے دن ایک دوسرے کے دوست ہوں گے۔(زخرف:۶۷) (9)...مُتَّقِی لوگ امن والے مقام میں ہوں گے۔(دخان:۵۱)(10)...آخرت کا اچھا انجام مُتَّقِی لوگوں کے لئے ہے۔(ھود:۴۹)(11)...تقویٰ فضیلت حاصل ہونے کا سبب ہے۔[1](12)...تقویٰ بہترین زادِ راہ ہے۔[2](13)...جسے تقویٰ عطا کیا گیا اسے دِین و دُنیا کی بہترین چیز دی گئی۔[3](14)...تقویٰ آخرت کا شرف ہے۔[4](15)...مُتَّقِی لوگ سردار ہیں۔[5] (صراط الجنان، ۸/۴۹۶)

---

1 ...معجم اوسط، باب العین، من اسمہ: عبد الرحمن، ۳/۳۲۹، حدیث: ۴۷۴۹، مفہوما

2 ...کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الباب الاول، الفصل الثانی، ۲/۴۱، الجزء الثالث، حدیث: ۵۶۳۲

3 ...کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الباب الاول، الفصل الثانی، ۲/۴۱، الجزء الثالث، حدیث: ۵۶۳۸

4 ...فردوس الاخبار، باب الشین، ۲/۵، حدیث: ۳۴۱۸

5 ...کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الباب الاول، الفصل الثانی، ۲/۴۱، الجزء الثالث، حدیث: ۵۶۵۰

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ذاتِ مبارک میں تقویٰ و پرہیز گاری کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ کے تقویٰ کا عالَم یہ تھا کہ حرام وناجائز کام تو دور کی بات ہے آپ تو ایسی چیزوں سے بھی بہت دور رہتے تھے جن کے حرام و حلال اور جائز و ناجائز ہونے میں ذرہ برابر بھی شک موجود ہوتا۔ آیئے! اس بارے میں آپ کی سیرت کے 2 ایمان افروز واقعات سنتی ہیں، چنانچہ

(1) کروڑوں حنبلیوں کے عظیم رہنما حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے شہزادے حضرت صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِصفہان کے قاضی تھے۔ ایک مرتبہ حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے خادِم نے حضرتِ صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے باورچی خانہ سے گوندھا ہوا آٹا لے کر روٹی تیّار کر کے امام صاحِب کی خدمت میں پیش کی، آپ نے پوچھا: یہ اس قدر نرم کیوں ہے؟ خادِم نے گوندھا ہوا آٹا لینے کی کیفیّت بتا دی۔ آپ نے فرمایا: میرا بیٹا اِصفہان کا قاضی ہے، اُس کے یہاں سے خمیر کیوں لیا! اب یہ روٹی میں نہیں کھاؤں گا، یہ کسی فقیر کو دے دو مگر اُس کو بتا دینا کہ اس روٹی میں قاضی کا گوندھا ہوا آٹا شامل ہے۔ اِتّفاق سے چالیس (40) روز تک کوئی فقیر نہیں آیا یہاں تک کہ روٹی میں بُو پیدا ہو گئی۔ خادِم نے وہ روٹی دریائے دِجلہ میں ڈال دی۔ حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا تقویٰ مرحبا! آپ نے اُس دن کے بعد دریائے دِجلہ کی مچھلی کبھی نہیں کھائی۔ (تذکرۃ الاولیاء ص ۱۹۷)

(2) حضرت اِدریس حدّاد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حج کے لئے مکے شریف حاضر ہوئے۔ وہاں آپ پر تنگ دستی غالب آگئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس ایک بالٹی تھی۔ وہ آپ نے کسی چیز کے بدلے ایک سبزی بیچنے والے کے پاس گروی رکھ دی۔ جب اللہ پاک نے آپ کی تنگ دستی دُور فرما دی تو آپ اس سبزی بیچنے والے کے پاس آئے اور اسے رقم دے کر اپنی

بالٹی کا مطالبہ کیا۔ سبزی بیچنے والا کھڑا ہوا اور ایک جیسی دو بالٹیاں حاضر کر دیں اور کہنے لگا: مجھ پر آپ کی بالٹی مشکوک ہوگئی ہے، آپ ان میں سے جو چاہیں لے لیں۔ تو آپ نے فرمایا: مجھ پر بھی معاملہ مشکوک ہوگیا ہے کہ کون سی بالٹی میری ہے؟ اللہ کریم کی قسم! میں اسے بالکل نہ لوں گا۔ سبزی بیچنے والے نے کہا: اللہ کی قسم! میں بھی اس کو دیئے بغیر نہ چھوڑوں گا۔ آخر کار دونوں اس کو فروخت کر کے رقم صدقہ کرنے پر رضامند ہوگئے۔ (الروض الفائق ص ۲۲۱، بتغیرٍ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! آپ نے سنا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کس قدر مُتَّقِی اور پرہیزگار تھے کہ آپ نے بالٹی اس ڈر سے نہیں لی کہ وہی بالٹی کسی اور کی نہ ہو اور یوں قیامت میں لینے کے دینے نہ پڑ جائیں۔ اللہ کریم ہمیں بھی ان جیسی مَدَنی سوچ نصیب فرمائے، ان جیسا خوفِ خدا نصیب فرمائے، ان جیسی احتیاط نصیب فرمائے، ان جیسا تقویٰ نصیب فرمائے، ان جیسی قناعت نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مَدَنی پھول"** سے سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **تمام سُرموں میں بہتر سرمہ "اِثْمد" ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔** (ابن ماجه، کتاب التحفه، باب الکحل بالاثمد، ۴/۱۱۵، حدیث: ۳۴۹۷) ☆ پتّھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سُرمہ یا کاجل بَقَصدِ زِینت (یعنی زینت کی نیّت سے) ☆ سُرمہ

سوتے وَقْت اِستِعمال کرنا سُنّت ہے۔(مر آۃ المناجیح،۶/۱۸۰)☆سُرمہ استعمال کرنے کے تین (3) منقول طریقوں کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے:(1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین(3) تین (3) سَلائیاں، (2) کبھی دائیں(سیدھی) آنکھ میں تین(3)اور بائیں(اُلٹی)میں دو،(3)تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو(2) دو(2) اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔(شعب الایمان،فصل فی الکحل،۵/۲۱۸،حدیث:۶۴۲۸)☆اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ الله تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔☆ادب و تعظیم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد